© rasailojaraid.com

اردو کی زبوں حالی اور حکومتی رویّے

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

زندہ قوموں کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی قومی زبان کو اپناتی اور اسے نشوونما دیتی ہیں اور قومی زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا جاتا ہے، دنیا کے ہر ملک اور ہر زندہ قوم کا یہی اصول ہے، وہ ممالک جن کی قومی زبان عربی ہے، ان کا ذریعہ تعلیم بھی عربی زبان ہے، وہ ممالک، جن کی قومی زبان انگریزی ہے، وہ انگریزی کو آلہ تعلیم بنائے ہوئے ہیں، چائنا، جس کی آبادی ایک ارب سے زائد ہے، چینی زبان میں ہی تعلیمی نصاب بنا کر تعلیم دے رہا ہے۔

ہر ملک اور قوم کو اپنی مادری زبان پر فخر ہوتا ہے، لیکن ہماری افسر شاہی اور بیوروکریسی کے اعلیٰ عہدیدار اور ہر دور کے حکمران اردو لکھنا، پڑھنا، بولنا اپنے لئے باعث ندامت سمجھتے ہیں بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ وہ سوچتے بھی انگریزی میں ہیں، بارہا احتجاج کیا گیا کہ اردو کو قومی زبان کے طور پر اپنایا جائے اور انگریزی کی حکمرانی ختم کی جائے، لیکن حکومتیں ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔

ممتاز عالم دین مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم تین دفعہ ممبر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے، وہ ہر سال بجٹ اجلاس کے موقع پر انگریزی میں بجٹ پیش کرنے پر اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے تھے اور متعلقہ وزراء اور اسپیکر اسمبلی کی جانب سے یقین دہانی کرائی جاتی تھی کہ آئندہ سال بجٹ اردو میں پیش کیا جائے گا، لیکن یہ وعدے حکمرانوں کی کہہ مکرنیوں کی نذر ہو جاتے تھے، باقی صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں کبھی صدائے احتجاج بلند ہوئی یا نہیں معلوم نہیں، اگر احتجاج ہوا بھی ہو تو ہمارے میڈیا کو اس سے دلچسپی نہیں، ان کے نزدیک یہ کوئی اہم خبر نہیں، انہیں مسالہ دار خبروں کی تلاش ہوتی ہے اور بس، اس لئے اس احتجاج کا کوئی ریکارڈ محفوظ نہیں۔ حکمرانوں نے پہلی جماعت سے انگریزی لازم کر کے معصوم طلبہ وطالبات پر ناروا بوجھ ڈال دیا ہے، مقام حیرت ہے کہ اردو قومی زبان ہونے کے باوجود میٹرک سے بی اے تک اختیاری مضمون ہے اور سمندر پار سے لائی گئی زبان لازمی!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد　　جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

نتیجہ یہ ہے کہ آج کی نوجوان نسل ایک نئی زبان کا سامنا اور تجربہ کر رہی ہے، اس کے مکالمے کچھ اس طرح کے ہوتے ہیں:

☆......آپ میری بات فالو نہیں کر رہے۔ ☆......ہیلو، گڈ مارننگ، ہوآر یو۔

☆......یہ بات انڈرسٹڈ ہے۔ ☆......اس کتاب کی پرائس کیا ہے؟ ☆......یہ طریق کار لنتھی ہے۔

☆......وہ شخص ڈیفالٹر ہے۔ ☆......پاکستانی کرکٹ ٹیم ون کر گئی ہے۔ ☆......میری رقم باؤنڈ ہوگئی ہے۔

☆......آپ نے مجھے ڈس آنر کیا ہے۔ ☆......یہ کار آوٹ آف آڈر ہے۔

سونے پہ سہاگہ یہ کہ اب موبائل پیغامات رومن انگریزی میں لکھے جا رہے ہیں، مثلاً آپ کا کیا حال ہے؟ اس طرح لکھا جاتا ہے: AP KA KIA HAL HE

اگر یہ صورت حال مزید کچھ عرصہ برقرار رہی تو اس کے ایسے خوف ناک نتائج برآمد ہوں گے کہ تدارک ناممکن ہو جائے گا، بیوروکریسی اور برسر اقتدار سیاسی جماعتیں نوجوان نسل کو اردو کش ذہنیت اور پیغام دے رہی ہیں، جس سے اردو کا مستقبل تاریک ہو جانے کا شدید اندیشہ ہے، اس سے اردو اپنے ہی دیس میں اجنبی ہو جائے گی۔

اردو اخبارات ورسائل کے لئے بھی یہ لمحہ فکریہ ہے کہ انگریزی کی اس حکمرانی سے ان کا حلقہ قارئین اور حلقہ اثر دونوں محدود سے محدود تر ہو جائیں گے۔ جب ایک زبان کسی دوسرے ملک پر چھا جاتی ہے تو اپنی تہذیب وثقافت اور تمام برگ وبار بھی ساتھ لاتی ہے، یقین نہ آئے تو دیکھ لیں:

(۱)......عرب مسلمانوں نے جن مفتوحہ ممالک میں عربی زبان رائج کی، وہاں کی تہذیب وثقافت آج بھی کافی حد تک عربی ہے۔

(۲)......برطانیہ، فرانس وغیرہ نے جن مسلم ممالک پر طویل عرصہ قبضہ جمائے رکھا، وہاں کا تمدن آج بھی قابض ممالک والا ہے۔

کیا ہمارے حکمران انگریزی زبان کی آڑ میں انگریزی ثقافت وتمدن کو اپنے تمام تر لوازمات سمیت ہمارے اوپر مسلط کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتے؟

انگریزی تسلط کے نتائج بد میں سے یہ بھی ہے کہ ٹی وی چینلز پر خبروں کی جو پٹی چلتی ہے، ان میں اردو املاء کی بیسیوں اغلاط ہوتی ہیں اور متعلقہ انتظامیہ کو ان اغلاط کا احساس بھی نہیں ہوتا، ایک انتہائی خوفناک نتیجہ یہ بھی ہے کہ نوجوان نسل اردو ادب کی دل آویزی اور دل کشی سے بالکل بے خبر ہے، اگر ایم اے اردو کے کسی طالب علم سے مذکورہ الفاظ دل آویزی اور دل کشی کے اجزائے ترکیبی ہی پوچھ لئے جائیں تو شاید نہ بتا سکیں، اردو صوبوں کے درمیان رابطہ کی زبان بھی ہے، کیا اردو کے خاتمے سے صوبوں کی باہم محبت ختم نہیں ہوگی؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اردو زبان ہمارا قومی، فکری، ملی ورثہ ہے اور برصغیر پاک وہند کے علماء وادباء وشعراء کو اس پر فخر ہے:

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اور یہ فخر کیوں نہ ہو؟ اردو میں قرآن مجید کے تراجم، تفسیر، تراجم کتب حدیث، مواعظ وخطبات، اصلاحی وغیر اصلاحی ناول، شعراء کے دیوان، سفرنامے ودیگر اصناف ادب کا اتنا وسیع ذخیرہ ہے کہ شاید ہی برصغیر میں رائج کسی دوسری زبان میں ہو، یہ بات آن دی ریکارڈ ہے اور بڑے بڑے دانشور اور اسکالر تسلیم کر چکے ہیں کہ اردو زبان کی جتنی خدمت دینی مدارس نے کی ہے، سرکاری اداروں نے نہیں کی، اس طرح کہ اکثر مدارس میں ذریعہ تعلیم ہمیشہ سے اردو رہا ہے اور متنوع قسم کی تصنیفی خدمات اور عوامی بیانات اردو میں جاری رہے ہیں۔

اردو کے مخالف ایک عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ اردو میں جدید علوم کی تعلیم ممکن نہیں ہے، اس کے متعلق عرض یہ ہے:

(۱)...... جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں ساٹھ ستر سال سے تمام شعبہ جات کی اردو میں تعلیم دی جا رہی ہے اور یہ یونیورسٹی کامیابی سے سارے شعبے چلا رہی ہے، اگر ایک یونیورسٹی میں اردو ذریعہ تعلیم بن سکتا ہے تو دوسری یونیورسٹیوں میں کیوں نہیں؟

(۲)...... بابائے اردو مولوی عبدالحق، اردو سائنس بورڈ کے محققین اور دیگر اسکالرز اس موضوع پر اتنی محنت کر چکے ہیں کہ اگر حکمران اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے میں مخلص ہوں تو ان کا کوئی بہانہ نہیں چل سکتا، انگریزی کے شیدائیوں کا ایک عذر یہ بھی ہے کہ انگریزی کے بغیر ترقی ناممکن ہے، اردو کو دفتری وتعلیمی زبان بنانے سے ہم باقی دنیا سے بہت پیچھے رہ جائیں گے، حقیقت یہ ہے کہ یہ عذر بھی:

دل ہی نہ مانے تو بہانے ہزار ہیں

کا مصداق ہے، اگر چین، چینی زبان کو، فرانس فرانسیسی زبان کو اپنا کر ترقی کر سکتے ہیں تو ہم اردو کو اپنا کر کیوں ترقی نہیں کر سکتے، ایک پاکستانی سیاح کا کافی عرصہ پہلے تحریر کردہ ایک واقعہ یاد آیا کہ وہ صاحب فرانس کے کسی فائیو اسٹار ہوٹل میں بیمار ہو گئے، شدید بخار کے باعث نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی، انہوں نے ہوٹل کے عملے کو انگریزی میں بتایا، لیکن وہ سمجھ نہ سکے، آخر کار انہوں نے لندن اپنے دوست کو فون کیا، وہ دوست فرانسیسی جانتے تھے، انہوں نے پیرس آکر انہیں دوائی دلوائی اور وہ شفایاب ہوئے، فرانس کے فائیو اسٹار ہوٹلوں کے منتظمین بھی انگریزی سے نابلد ہیں اور ہمارے ننھے منے بچے بھی انگریزی یاد کرنے کی مصیبت میں مبتلا ہیں، اس تفاوت کا خود ہی اندازہ کرلیں۔

ہمارے بعض سیاست دان شعری ذوق رکھتے ہیں، انڈیا سے درآمدہ ایک نظم ان حضرات کی نذر کرتا ہوں، یہ نظم اردو زبان کے متعلق فریاد بھی ہے اور میری گزارشات کا حاصل بھی، ملاحظہ فرمائیں۔

اردو کے متعلق فریاد (منتخب اشعار)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ مٹی تھی، نہ مٹی ہے، نہ مٹے گی اردو — چاہنے والوں کے ہونٹوں پہ رہے گی اردو
یہ زبان وہ ہے جو محلوں میں رہی آن کے ساتھ — اور مجبور کے گھر میں بھی رہی شان کے ساتھ
عشق کی راہ کو اس نے کئی راہی بھی دیئے — سرحدوں کے لئے جانباز سپاہی بھی دیئے
یہ زبان جیسے اصولوں کی زباں لگتی ہے — ایسی دلکش ہے کہ پھولوں کی زباں لگتی ہے
یہ تعصب کے اندھیروں کو مٹا دیتی ہے — آندھیوں میں بھی چراغ اپنے جلا دیتی ہے
یہ تو ہے بہار کی، پوجا کی، عبادت کی زباں — یہ تو ہے روح کی، دھڑکن کی، محبت کی زباں
اس زبان کے لئے سینوں میں عداوت نہ بھرو — یہ زباں پیار سکھاتی ہے، اسے پیار کرو
اس میں ہندی کے بھی الفاظ ہیں ایرانی بھی — اس میں گیتا کے بھی الفاظ ہیں، قرآنی بھی
جس طرح بھی رہے اس کو تو یہی رہنا ہے — ہم کو اردو کے حریفوں سے یہی کہنا ہے
اپنی تہذیب کو سنگسار و رسوا نہ کرو — یعنی اردو کو مٹانے کا ارادہ نہ کرو
اپنی پگڑی کو نہیں اچھالا جاتا لوگو — گھر سے بیٹی کو نہیں نکالا جاتا لوگو

ادارہ اشرف التحقیق جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کی طبع کردہ

اکابر علمائے امت کی نادر و نایاب تحریرات

مجموعہ مقالات القرآن: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
مجموعہ مقالات سیرت: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
اسلام اور حدود و تعزیرات: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
دلائل وجوب قربانی: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
قواعد میراث: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
مدراس البلاغۃ: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

احکام القرآن: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
خلافت راشدہ: حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
مرآت الآیات: فہرست مواعظ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ
نماز کے اہم مسائل: مواعظ تھانوی سے انتخاب
جمالیات جمیل "شعری مجموعہ": مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
عکس جمیل "سوانح مفتی جمیل احمد تھانوی": مرتبہ: ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی

ناظم: ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی
ادارہ اشرف التحقیق جامعہ دار العلوم الاسلامیہ
291۔ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
042-35422213
0323-4414100

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جدول الاختبارات النهائية لجميع المراحل الدراسية

العام الدراسی ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء

للبنین

الیوم	تاریخ ۱۴۳۴ھ / ۲۰۱۳ء	الورقة	الوقت	عالمیہ (السنة الاولیٰ) المادة	عالمیہ (السنة الاولیٰ) الکتب	عالمیہ (السنة الثانیة) المادة	عالمیہ (السنة الثانیة) الکتب	عالیہ المادة	عالیہ الکتب	ثانویہ خاصہ المادة	ثانویہ خاصہ الکتب	ثانویہ عامہ المادة	ثانویہ عامہ الکتب	متوسطہ	متوسطہ (قرآن مجید)	دراسات دینیہ سال اول	دراسات دینیہ سال دوم	دراسات دینیہ سال سوم	تجوید للعلماء (مکمل یک سالہ)	تجوید للحفاظ (مکمل دو سالہ)
السبت	۸ جون / ۲۸ رجب	الاولیٰ	من ۷:۳۰ الی ۱۱:۳۰	[illegible]	[illegible] شرح نخبة الفکر، [illegible]	حدیث	سنن نسائی مع [illegible]	تفسیر واصولہ	الفوز الکبیر، جلالین شریف	ترجمہ تفسیر و حدیث	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سیرت وفقہ	سیرت الرسول [illegible]	ترجمہ تفسیر سورہ یونس تا عنکبوت	ترجمہ تفسیر [illegible]	از سورہ فاتحہ تا ختم سورہ توبہ	معلم التجوید	خلاصة التجوید، جمال القرآن، فوائد مکیہ
الاحد	۹ جون / ۲۹ رجب	الثانیة	〃	[illegible]	بیضاوی [illegible]	حدیث	صحیح مسلم	[illegible]	۱ مسند امام اعظم ۲ [illegible] ۳ سراجی	فقہ	شرح وقایہ [illegible]	حدیث [illegible]	[illegible]	اردو [illegible]	[illegible]	معارف الحدیث ج ۲-۳	معارف الحدیث (ج ۴-۵-۶)	معارف الحدیث [illegible]	المقدمة الجزریة مع تمرینات وحفظ ابیات	[illegible]
الاثنین	۱۰ جون / ۳۰ رجب	الثالثة	〃	[illegible]	مشکوٰۃ المصابیح جلد اول	[illegible]	جامع الترمذی	فقہ	ہدایہ جلد ثانی	[illegible]	نور الانوار تا قیاس	فقہ	قدوری کامل	ریاضی [illegible]	ریاضی عامہ [illegible]	تعلیم الاسلام، بہشتی زیور (۲-۳-۴)	بہشتی زیور (ج ۵-۶-۷)	[illegible]	تفہیم الوقف	(۱) تعلیم الاسلام مکمل (۲) سیرة الرسول (۳) سیرة خاتم الانبیاء
الثلاثاء	۱۱ جون / یکم شعبان المعظم	الرابعة	〃	[illegible]	مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم	[illegible]	صحیح بخاری	اصول فقہ	توضیح تلویح [illegible]	نحو	شرح جامی [illegible]	صرف	[illegible]	فارسی	گلستان باب ۱-۲	علم الصرف (ج ۱-۲)، علم النحو	طریقہ عصریہ (ج ۲)، قصص النبیین (ج ۳-۴)	ترکیب شرح مائة عامل	صفحات فی علوم القراءات	مفتاح القرآن مکمل
الاربعاء	۱۲ جون / ۲ شعبان المعظم	الخامسة	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنن ابی داؤد	[illegible]	[illegible]	[illegible] و انشاء	[illegible]	نحو	[illegible]	انگریزی	انگریزی عامہ [illegible]	طریقہ عصریہ (ج ۱)، قصص النبیین	علم الصرف (ج ۳-۴)، عوامل النحو	بہشتی زیور [illegible]	ترتیل پارہ عم مع حفظ	ترتیل پارہ ۲۹-۳۰ [illegible]
الخمیس	۱۳ جون / ۳ شعبان المعظم	السادسة	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	منطق و [illegible]	[illegible]	منطق	[illegible] مرقات	سائنس	سائنس	سیرت خاتم الانبیاء	حیات المسلمین (اردو)	عربی کا معلم چہارم	حدر مکمل قرآن مجید	حدر مکمل قرآن مجید

دفتر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان فون 6514525-26 فیکس: 6539485

ضروری اطلاع: وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحانات 7:30 بجے سے شروع ہو کر 11:30 بجے تک ہوں گے۔

تجوید للعلماء میں مقدمہ جزریہ، حدر، ترتیل وحفظ کے امتحان میں ناکام طالب علم کو ناکام سمجھا جائے گا

جدول الاختبارات النهائية لجميع المراحل الدراسية

العام الدراسی ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء

للبنات

الیوم	تاریخ ۱۴۳۴ھ / ۲۰۱۳ء	الورقة	الوقت	عالمیہ المادة	عالمیہ الکتب	عالیہ المادة	عالیہ الکتب	ثانویہ خاصہ المادة	ثانویہ خاصہ الکتب	ثانویہ عامہ المادة	ثانویہ عامہ الکتب	دراسات دینیہ سال اول	دراسات دینیہ سال دوم	دراسات دینیہ سال سوم	تجوید للعالمات (مکمل یک سالہ)	تجوید للحافظات (مکمل دو سالہ)
السبت	۸ جون / ۲۸ رجب	الاولیٰ	من ۷:۳۰ الی ۱۱:۳۰	تفسیر و حدیث	[illegible]	ترجمہ تفسیر	سورہ فاتحہ تا [illegible]	ترجمہ تفسیر	از سورہ [illegible] تا اختتام سورہ [illegible]	ترجمہ تفسیر	پارہ عم و سوال [illegible]	ترجمہ تفسیر سورہ یونس تا عنکبوت	ترجمہ تفسیر [illegible]	از فاتحہ تا ختم سورہ توبہ	معلم التجوید	خلاصة التجوید، جمال القرآن، فوائد مکیہ
الاحد	۹ جون / ۲۹ رجب	الثانیة	〃	حدیث	[illegible]	حدیث و اصول حدیث	مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، خیر الاصول	حدیث	ریاض الصالحین [illegible]	حدیث	جامع الکلم (زاد الطالبین)	معارف الحدیث ج ۲-۳	معارف الحدیث (ج ۴-۵-۶-۷)	معارف الحدیث [illegible]	المقدمة الجزریة مع تمرینات وحفظ ابیات	[illegible]
الاثنین	۱۰ جون / ۳۰ رجب	الثالثة	〃	حدیث	ترمذی شریف (جلد اول کامل)	فقہ	ہدایہ جلد اول	فقہ	[illegible]	فقہ و سیرت	بہشتی زیور [illegible]	تعلیم الاسلام، بہشتی زیور (۲-۳-۴)	بہشتی زیور (ج ۵-۶-۷)	[illegible]	تفہیم الوقف	(۱) تعلیم الاسلام مکمل (۲) سیرة الرسول (۳) سیرة خاتم الانبیاء
الثلاثاء	۱۱ جون / یکم شعبان المعظم	الرابعة	〃	حدیث	[illegible]	فرائض	سراجی تا اختتام باب الرد	[illegible]	اصول الشاشی تا [illegible]	صرف	علم الصرف جلد ۲-۳-۴	علم الصرف (ج ۱-۲)، علم النحو	طریقہ عصریہ (ج ۲)، قصص النبیین (ج ۳-۴)	ترکیب شرح مائة عامل	صفحات فی علوم القراءات	مفتاح القرآن مکمل
الاربعاء	۱۲ جون / ۲ شعبان المعظم	الخامسة	〃	حدیث	ترمذی شریف (جلد [illegible]) [illegible]	البلاغة	دروس البلاغة (الفن الاول)	نحو	ہدایة النحو	نحو	علم النحو، عوامل النحو مع ترکیب	طریقہ عصریہ (ج ۱)، قصص النبیین (ج ۱-۲)	علم الصرف (ج ۳-۴)، عوامل النحو	بہشتی زیور [illegible]	ترتیل پارہ عم مع حفظ	ترتیل پارہ ۲۹-۳۰ [illegible]
الخمیس	۱۳ جون / ۳ شعبان المعظم	السادسة	〃	حدیث	[illegible]	الادب العربی	مقامات حریری [illegible]	[illegible]	قصص النبیین [illegible]	اللغة العربیة	الطریقة العصریة (ج ۱)، عربی کا معلم (ج ۱-۲)	سیرت خاتم الانبیاء	حیات المسلمین (اردو)	عربی کا معلم چہارم	حدر مکمل قرآن مجید	حدر مکمل قرآن مجید

دفتر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان فون 6514525-26 فیکس: 6539485

ضروری اطلاع: وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحانات 7:30 بجے سے شروع ہو کر 11:30 بجے تک ہوں گے۔

تجوید للعالمات میں مقدمہ جزریہ، حدر، ترتیل وحفظ کے امتحان میں ناکام طالبہ کو ناکام سمجھا جائے گا

© rasailojaraid.com